خواتین پر تشدّد کے خلاف چھ نکاتی
ایجنڈا

”خواتین پر تشدد کے خلاف چھ نکاتی شناخت کی فہرست“

جنسی اور صنفی بنیادوں پر کیا جانے والا جرم ایک بڑا جرم ہے اور ساتھ ہی یہ بین الاقوامی طور پر رائج بنیادی انسانی حقوق کی کُھلی خلاف ورزی ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ خواتین پر کیا جانے والا ظلم ایک حقیقت ہے جس کا لاکھوں عورتوں کو اپنی روزمرّہ زندگی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی معیارات حکومتوں سے متقاضی ہے کہ وہ خواتین پر ہونے والے صنفی اور جنسی تشدد کو روکنے کیلئے قوانین بنائے اور اِن کے مسائل کو حل کرنے کیلئے مناسب اقدامات کرے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ ریاستیں اپنے ملکوں کے اندر رائج غلط اور کمزور قوانین کو عالمی معیارات تک لانے میں ناکام رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے خواتین پر تشدد کم ہونے کی بجائے بڑھتا جاتا ہے اور ریاستیں انہیں روکنے میں ناکام رہتی ہیں۔

تاہم ہم چاہتے ہیں کہ عورتوں پر تشدد کا خاتمہ کیا جائے۔ جنسی اور صنفی تشدد کے قوانین میں تبدیلی لائی جاسکے اور بہتر پالیسیاں تشکیل دی جائیں۔ صنفی اور جنسی تشدد کو بڑے جرائم کی طرح سمجھا جائے اور معاشرے کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی ایسے قوانین جن کی وجہ سے عورتوں کو صنفی امتیازات کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں ترامیم بھی بہت ضروری ہیں۔ اگرچہ ہم عورتوں کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا بھی مکمل ادراک ہے کہ لڑکوں، مردوں اور خواجہ سراؤں کو بھی جنسی اور صنفی تشدد اور جرائم کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس حوالے سے قوانین میں بہت سارے حکم موجود ہیں جنہیں دور کئے جانے کی ضرورت ہے۔

ہم نے یہ شناختی فہرست اس مقصد سے ترتیب دی ہے کہ انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والے کارکنان سوچیں اور سمجھ سکیں:

- ایسے قوانین اور پالیسیاں جن کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

- ایسے نئے قوانین اور پالیسیاں جن کولانے کی ضرورت ہے۔
- وہ تمام رکاوٹیں جو مرّوجہ قوانین کے نفاذ میں حائل ہیں۔

ترتیب کردہ شناختی فہرست انسانی حقوق کے قوانین اور عالمی معیارات کے متعلق ہے۔اور یہ تنقیدی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔تا کہ انسانی حقوق کے کارکنان سوچ سکیں کہ موجودہ قوانین اور پالیسیوں میں مسائل کہاں پر ہیں اور کیسے یہ یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ صنفی اور جنسی تشدد کے خلاف روک تھام کو ممکن بنایا جا سکے۔مندرجہ ذیل چھ سوالات کا پوچھنا اور سمجھنا انتہائی ضروری ہے:

1۔ کیا مرّوجہ قوانین جنسی اور صنفی تشدد کی تمام صورتوں کو روکنے کیلئے کافی ہیں؟
2۔ کیا جنسی اور صنفی تشدد کا شکار ہونے والے افراد کیلئے رپورٹ لکھوانا آسان ہے یا مشکل؟
3۔ کیا ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ،شواہد حاصل کرنے کا کام اور طبی رپورٹ ٹھیک طریقے سے تیار کئے جا رہے ہیں؟
4۔ کیا کوئی ایسی خاص رکاوٹ موجود ہے جسکی وجہ سے اوپر بیان کردہ تین نکات کو حاصل نہ کیا جا سکے؟
5۔ کیا تشدد کی تحقیقات مکمل اور درست طریقے سے کی جا رہی ہیں؟
6۔ کیا مقدمے کی کاروائی شفاف ہے؟اور کیا سائل کو فوری اور یقینی طور پر انصاف مہیا ہو سکے گا؟

اوپر بیان کردہ تمام سوالات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے۔یہ ہمیں سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ تبدیلی کی ضرورت کیا ہے اور مسائل کہاں پائے جاتے ہیں۔لیکن اس کے ساتھ ہی سوچ کے دروازے بھی کھلے ہیں اور وہ ہمیں دعوت دیتے ہیں کہ ہم نئی جہتوں کے بارے میں بھی سوچیں،نئے سوالات اٹھائیں اور اُن کے جوابات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

1۔ کیامرّ وجہ قوانین جنسی اور صنفی تشدد کی تمام صورتوں کوروکنے کیلیئے کافی ہیں؟

جنسی زیادتی اور اسطرح کے دوسرے جنسی جرائم کو اسطرح سمجھنے کی ضرورت ہے کہ متاثرہ فرد کو اسکے لئے زبردستی مجبور کیا گیا اور اس کو جنسی طور پر پامال کرنے کیلیئے پُر تشدد طریقے اختیار کیئے گئے۔ کسی بھی قانون کے اندر یہ مفروضہ بنا لینا کہ چونکہ اس لڑکی یا عورت نے مزاحمت نہیں کی لہٰذا اُس میں کسی حد تک اسکی اپنی رضامندی اور مرضی بھی شامل ہے، قطعی طور پر نامناسب ہے۔ ضابطہ فوجداری یہ ظاہر کریں کہ زِنا بالجبر کسی عورت کے جسم کے ساتھ اس کی روح اور ذہنی وقار کے خلاف بھی جرم ہے۔ اِس جرم کو اس کی عزت اور اخلاق کے ساتھ نتھی کرنا کسی طور پر مناسب نہیں۔ قوانین کو ایسی صورت سے نافذ کرنا چاہیئے کہ اِس سے کسی بھی قسم کا صنفی امتیاز ظاہر نہ ہو۔

......قوانین بنانے اور اس کا نفاذ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس میں کچھ خاص لوگوں کو چھوڑ دینا یا ان پر قانون کا اطلاق نہ کرنا سراسر قانون کی توہین ہے۔

......جنسی تشدد کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پر پابندی ہونی چاہیئے اور اس کو کسی طور پر جائز نہیں سمجھنا چاہیے۔

......غیرت، مذہب، اندھے جذبات اور اشتعال انگیزی جیسے جذباتی الفاظ کا سہارا لے کر تشدد کرنے والوں اور قانون کا مذاق اُڑانے والوں کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ برتا جائے۔

......جنسی اور صنفی بنیاد پر کیئے جانے والا تشدد اگر ایسے افراد کے مابین ہو جو کسی قانونی یا جذباتی رشتے کے اندر بندھے ہوئے ہوں جیسا کہ میاں بیوی، بھائی بہن، باپ بیٹی ہو تو اس پر سنجیدگی سے اطلاق ہونا چاہیے، اسے ذاتی معاملات قرار دے کر نظرانداز کرنا غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے۔

......تشدد کا شکار ہونے والے تمام انسانوں کو جنس، ذات، مذہب، فرقہ، قوم، مسلک، قوم معاشرتی مقام کو جنسی پہچان سے بالاتر ہو کر مساوی حقوق دیئے جائے اور اس معاملے میں کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔

......جو بھی شخص اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کی رپورٹ کروائے تو اُلٹا اس کو موردِ الزام ٹھہرانا بے رحمانہ معاشرتی رویّے کی عکاسی کرتا ہے اس کے خلاف بھی قوانین کا اطلاق ہونا چاہیے۔

......ایسی کوئی بھی رکاوٹ جو متاثرہ فرد بالخصوص عورت کے انصاف کے بنیادی حق کو روکتی ہو اسے ختم کئے جانا ضروری ہے۔ خاص طور پر متاثرہ فرد کی جانب سے پیش کئے گئے ثبوت یا شہادتوں پر شک کرنا یا کسی بھی عورت کے انصاف کے حصول کو یہ کہ کر رَدّ کر دینا کہ اس نے اسی قسم کا لباس کیوں پہنا تھا؟ یا وہ اس کے ساتھ کیوں موجود تھی؟ یا کسی خاص مقام پر اس کے ساتھ کیوں کھڑی تھی، کسی طور پر بھی انصاف کے حصول کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

2۔ کیا جنسی اور صنفی تشدد کا شکار ہونے والے افراد کیلیئے رپورٹ لکھوانا آسان ہے یا مشکل؟

ریاست ہر ممکن کوشش کرے کہ متاثرہ فرد اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کی رپورٹ بغیر کسی خوف کے آسانی کے ساتھ اور وقت پر لکھوا سکے۔

......ریاست اس بات کو یقینی بنائے کہ پولیس اور دوسرے ریاستی ادارے نہ تو متاثرہ فرد کو ڈرائیں اور نہ ہی اس کی تذلیل کریں۔

......قوانین اور ضوابط کو سختی کے ساتھ ایسے نافذ کیا جائے جس سے پولیس افسران اپنا کام دیانت داری سے کریں اور متاثرہ فرد کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں اور قانونی تقاضے ملحوظِ خاطر رکھیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو انکے خلاف محکمانہ کاروائی کی جائے۔

......متاثرہ فرد بالخصوص عورت، لڑکی اور خواجہ سراء کو پولیس کے ساتھ ہر ملاقات میں اپنے وکیل کو بلانے کی اجازت دی جائے۔

...... پولیس افسروں کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ متاثرہ خواتین، لڑکیوں اور خواجہ سراؤں کے ساتھ اس انداز میں گفتگو کریں کہ وہ ذلّت محسوس نہ کریں۔

☆ قانون کا ڈھانچہ ایسا نہ ہو کہ متاثرین اپنے لئے انصاف مانگے تو ان کو مزید استحصال کا سامنا کرنا پڑے۔

......تشدد سے متاثرہ فرد سے گفتگو ایسی جگہ کی جائے جو پُرسکوں اور محفوظ ہو۔ اور جہاں متعلقہ پولیس افسر کے کسی کی رسائی نہ ہو۔

......تمام کیسوں کی رپورٹ فوری طور پر درج کروائی جائے اور تحقیقات میں ہونے والے پیش رفت متاثرہ خاندان اور اُن کے وکیل کو فوری بتایا جائے۔

3۔ کیا ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ، شواہد حاصل کرنے کا کام اور طبی رپورٹ ٹھیک طریقے سے تیار کیئے جا رہے ہیں؟

یہ دیکھا جانا نہایت ضروری ہے کہ کیا شہادتیں اکھٹی کرنے کا عمل اور طبّی رپورٹ درست طریقے سے بنائی جا رہی ہے۔ اور کیا یہ جرم کے سدِ باب کیلئے کافی ہے۔ تحقیقات کا عمل ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہیے جو متاثرہ فرد کو دہشت زدہ اور نا اُمید کر دے۔

......شہادتیں اکھٹی کرنے کا عمل واضح اور شفاف ہونا چاہیے اور اس میں یہ کہہ کر رخنے نہیں ڈالنے چاہیے کہ مالی وسائل دستیاب نہیں یا وقت کی کمی ہے۔ حیلے بہانوں سے متاثرہ فرد کو مزید استحصال کا شکار کرنا بھی جرم ہے اور اسے عدالتی کاروائی کے درمیان لائی جانے والی رکاوٹوں کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

......میڈیکل افسروں کی تربیت بین الاقوامی ادارہ صحت (WHO) کے اُصولوں کے مطابق ہونی چاہیے تاکہ وہ جنسی زیادتی کے متاثرین کا میڈیکل ٹیسٹ اور ان کا علاج بہتر طور پر کر سکیں۔

......میڈیکل افسروں کی تربیت کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنی رپورٹ طبّی بنیادوں پر درست تیار کریں اور قانونی پیچیدگیوں میں مداخلت نہ کریں۔

......علاج اور شہادتیں اکھٹے کرنے کے عمل کو الگ الگ رکھیں۔ اکثر تفتیش کی وجہ سے متاثرہ افراد کا بنیادی حق برائے صحت متاثر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے قانونِ فوج داری کے طریقے کار

میں ترامیم کی اشد ضرورت ہے۔

......فرانزک میڈیکل رپورٹ تک رسائی متاثرہ شخص اور اُس کے خاندان کا قانونی حق ہے۔ جسے یادرکھا جانا چاہیے۔

اگر متاثرہ فرد اور اُسکے اہل خانہ ایسی رپورٹ کیلئے مالی وسائل نہیں رکھتے تو ان کی مالی امداد کرنا ریاست کا اخلاقی فریضہ ہے۔

......اگر متاثرہ فرد ہروقت فرانزک رپورٹ کیلئے نہ جا سکے تو اس حقیقت کو یادرکھا جائے اور یہ بات کسی بھی صورت میں اس کے خلاف استعمال نہ ہو۔

......متاثرہ فرد کا طبّی معائنہ اور دیگر شواہد حاصل کرنے کے عمل کو جلد از جلد مکمل کر دینا چاہیے۔ اگر شواہد کے اکھٹے کرنے میں متاثرہ فرد کوئی مدد نہ کر سکے یا نہ کرنا چاہے تو اسے اس کے خلاف استعمال کئے جانا قانون کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

......متاثرہ فرد کو طبّی سہولیات اور ٹیسٹ مفت فراہم کئے جانے چاہیے اور اسے مالی دباؤ کا شکار نہیں بنانا چاہیے۔

4۔ کیا کوئی ایسی خاص رکاوٹ موجود ہے جسکی وجہ سے اوپر بیان کردہ تین نکات کو حاصل نہ کیا جا سکے؟

جنسی اور صنفی تشدد کے شکار افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی جلد از جلد یقینی بنائی جائے۔

......متاثرہ فرد کو طبی سہولیات ہر صورت میں مہیّا کی جائیں۔ ممکن حد تک یقینی بنایا جائے کہ یہ سہولیات مفت ہوں۔ اگر متاثرہ فرد سفری اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تو اس کا بندوبست حکومت کو کرنا چاہیے۔

......متاثرہ فرد بالخصوص عورتوں اور خواجہ سراؤں کو اختیار دیا جائے کہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ وہ مرد یا عورت میں سے کسی ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہتے ہیں۔

طبّی سہولتوں میں فوری مانع حمل ادویات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ایسی سہولتوں تک متاثرہ عورت کی رسائی آسان اور یقینی بنائی جائے جس سے وہ کم از کم وقت میں دوبارہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہو جائے۔

5۔ کیا تشدد کی تحقیقات مکمل اور درست طریقے سے کی جارہی ہیں؟

تحقیقات کا عمل فوری، بروقت اور شفاف ہونا چاہیے۔تاکہ شواہد ضائع نہ ہونے پائیں اور انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں۔

......قانون نافذ کرنے والے ادارے اور سہولت کار تنظیموں کو چاہیے کہ متاثرہ شخص کی شناخت کو کو چھپا کے رکھے اور کسی بھی صورت میں بلا اجازت اُسکی تشہیر ہر گز نہ کریں۔

......پولیس دوران تحقیق کسی بھی ثبوت پر اپنی رائے زنی کسی بھی صورت نہ کرے۔

......پولیس کو چاہیے کہ کسی بھی صورت میں متاثرہ فرد اور یا اس پر ظلم کرنے والوں کے مابین ثالثی نہیں کرانی چاہیے اور معاملے کو عدالت کے اختیار میں دینا چاہیے۔

......اگر عدالت کسی بھی وجہ سے کوئی مقدمہ خارج کرنا چاہے تو اس کی باقاعدہ وجہ اپنے مختصر فیصلے میں درج کرے۔

......تحقیقات اور عدالتی کاروائی کے درمیان باہمی ربط کا ہونا بہت ضروری ہے۔

......عدالتی کاروائی کو شفاف، بروقت اور ہر قسم کے خوف سے پاک ہونا چاہیے۔

......وکلاء اور تحقیقاتی افسروں کی تربیت اس طرح سے کروائی جانی چاہیے کہ وہ جنسی متاثرہ خواتین کے معاملات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور ایسے مقدمات کو بہتر طور پر چلا سکیں۔

......مقدمات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جانا بہت زیادہ ضروری ہے جس سے معلوم ہو کہ کیا تحقیقات اور مقدمے کی کاروائی شفاف تھی اور کہیں غفلت تو نہیں برتی گئی۔

6۔ کیا مقدمے کی کاروائی شفاف ہے؟ اور کیا سائل کو فوری اور یقینی طور پر انصاف مہیا ہو سکے گا؟

مقدمات کا منصفانہ، شفاف اور سو فیصد غیر جانبدار ہونا انتہائی ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ یقینی بنانا بھی کہ متاثرہ فرد کے حقوق اور حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔

......اگر کوئی متاثرہ فرد بالخصوص خاتون یا خواجہ سراء اپنی شناخت چھپانا چاہے تو ججوں اور عدالتی اہل کاروں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

......ججوں اور وکیلوں کی تربیت میں جنسی مقدمات کی سوج بوجھ کا ہونا بہت ضروری ہے۔

......ججوں کو چاہیے کہ دورانِ سماعت اِس بات کا خیال رکھیں کہ وکیل متاثرہ عورت سے غیر ضروری یا غیر اخلاقی سوالات نہ پوچھیں۔

......مجرموں کو اتنی ہی سزا دینی چاہیے جتنا انھوں نے جرم کیا ہے اور ساتھ ہی حکومت اور معاشرے کو سوچنا چاہیے کہ رہائی پر اُنھیں کیسے مفید اور کارآمد شہری بنایا جا سکتا ہے۔

......سزا پا کر رہا ہونے والے مجرموں کی زندگی کی حفاظت بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

دست برداری

اس پمفلٹ میں دی گئی معلومات نیک نیتی پر مبنی ہیں اور عوامی آگاہ کے لیے شائع کی گئیں ہیں یہ نہ تو قانونی مشورہ ہے نہ قانونی مشورے کا نعم البدل۔ پیش کی گئی معلومات بلیو وینز یا میپل فنڈ کی رائے کو ظاہر نہیں کرتے۔

اشاعت کے لئے تعاون

the maypole fund
money from women for women

www.blueveins.org   BlueVeinsPak   @BlueVeinsPak